مرزا قادیانی
کی موت

مرزا غلام قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا جس کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ذلیل ترین موت دی جس کا تذکرہ مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر اپنی کتاب سیرت المہدی میں کرتا ہے۔

www.khatmenbuwat.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

توجہ فرمائیں!

ختم نبوت ڈاٹ آرگ پر دستیاب تمام پی ڈی ایف کتب عام قارئین کے مطالعہ وتحقیق کے لیے ہیں۔

تنبیہ

- کسی کتاب کو تجارتی نفع کے لیے استعمال کرنا اخلاقاً شرعاً قانوناً جرم ہے۔
- عقیدہ ختم نبوت وتقابل ادیان پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر اشاعتِ اسلام میں بھرپور شرکت اختیار کریں۔

کتاب کے مندرجات کے متعلقہ مزید تحقیق و آراء کے لیے ختم نبوت فورم کی آفیشل ویب سائٹ پر رابطہ کریں۔ ختم نبوت فورم سوشل میڈیا پر عقیدہ ختمِ نبوت ورد قادیانیت پر روز وشب کوشاں ہے، فورم کے ساتھ آپ کی مالی جانی وقتی معاونت اللہ کی بارگاہ میں عظیم نیکی ہے اللہ پاک اخلاص کے ساتھ دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین

منتظم اعلیٰ ختم نبوت فورم
مفتی سید مبشر رضا قادری
+92-3247448814

www.khatmenbuwat.org

سیرت المہدی علیہ السلام

جلد اوّل

تالیف لطیف

حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے

کے مخفی اثرات کے ماتحت اپنے اندر سختی اور تکلیف کا پہلو رکھتا ہے۔ چنانچہ منگل کے متعلق حدیث میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول آتا ہے کہ منگل وہ دن ہے جس میں خدا تعالیٰ نے پتھریلے پہاڑ اور ضرر رساں چیزیں پیدا کی ہیں۔ دیکھو تفسیر ابن کثیر آیت خلق الارض فی یومین الخ)

﴿12﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخری بیماری بیمار ہوئے اور آپ کی حالت نازک ہوئی تو میں نے گھبرا کر کہا ''اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے'' اس پر حضرت صاحب نے فرمایا ''یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا'' خاکسار مختصراً عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود ۲۵رمئی ۱۹۰۸ء یعنی پیر کی شام کو بالکل اچھے تھے رات کو عشاء کی نماز کے بعد خاکسار باہر سے مکان میں آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ والدہ صاحبہ کے ساتھ پلنگ پر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے۔ میں اپنے بستر پر جا کر لیٹ گیا اور پھر مجھے نیند آ گئی۔ رات کے پچھلے پہر صبح کے قریب مجھے جگایا گیا یا شاید لوگوں کے چلنے پھرنے اور بولنے کی آواز سے میں خود بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسہال کی بیماری سے سخت بیمار ہیں اور حالت نازک ہے اور اِدھر اُدھر معالج اور دوسرے لوگ کام میں لگے ہوئے ہیں۔ جب میں نے پہلی نظر حضرت مسیح موعودؑ کے اوپر ڈالی تو میرا دل بیٹھ گیا۔ کیونکہ میں نے ایسی حالت آپ کی اس سے پہلے نہ دیکھی تھی اور میرے دل پر یہی اثر پڑا کہ یہ مرض الموت ہے۔ اس وقت آپ بہت کمزور ہو چکے تھے۔ اتنے میں ڈاکٹر نے نبض دیکھی تو ندارد۔ سب سمجھے کہ وفات پا گئے اور یکدم سب پر ایک سناٹا چھا گیا مگر تھوڑی دیر کے بعد نبض میں پھر حرکت پیدا ہوئی مگر حالت بدستور نازک تھی اتنے میں صبح ہو گئی اور حضرت مسیح موعود کی چارپائی کو باہر صحن سے اُٹھا کر اندر کمرے میں لے آئے جب ذرا اچھی روشنی ہو گئی تو حضرت مسیح موعودؑ نے پوچھا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ غالباً شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی نے عرض کیا کہ حضور ہو گیا ہے۔ آپ نے بستر پر ہی ہاتھ مار کر تیمّم کیا اور لیٹے لیٹے ہی نماز شروع کر دی مگر آپ اسی حالت میں تھے کہ غشی سی طاری ہو گئی اور نماز کو پورا نہ کر سکے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے پھر دریافت فرمایا کہ صبح کی نماز کا وقت ہو گیا ہے عرض کیا گیا حضور ہو گیا ہے آپ نے پھر نیت باندھی مگر مجھے یاد نہیں کہ نماز پوری کر سکے

یانہیں ۔اس وقت آپ کی حالت سخت کرب اور گھبراہٹ کی تھی ۔غالبًا آٹھ یا ساڑھے آٹھ بجے ڈاکٹر نے پوچھا کہ حضور کو خاص طور پر کیا تکلیف محسوس ہوتی ہے ۔مگر آپ جواب نہ دے سکتے اس لئے کاغذ قلم دوات منگوائی گئی اور آپ نے بائیں ہاتھ پر سہارا لے کر بستر سے کچھ اُٹھ کر لکھنا چاہا مگر بمشکل دو چار الفاظ لکھ سکے اور پھر بوجہ ضعف کے کاغذ کے اوپر قلم گھسٹتا ہوا چلا گیا اور آپ پھر لیٹ گئے ۔یہ آخری تحریر جس میں غالبًا زبان کی تکلیف کا اظہار تھا اور کچھ حصّہ پڑھا نہیں جاتا تھا جناب والدہ صاحبہ کو دے دی گئی ۔نو بجے کے بعد حضرت صاحب کی حالت زیادہ نازک ہوگئی اور تھوڑی دیر کے بعد آپ کو غرغرہ شروع ہوگیا۔غرغرہ میں کوئی آواز وغیرہ نہیں تھی بلکہ صرف سانس لمبا لمبا اور کھچ کھچ کر آتا تھا خاکسار اس وقت آپ کے سرہانے کھڑا تھا۔ یہ حالت دیکھ کر والدہ صاحبہ کو جو اس وقت ساتھ والے کمرے میں تھیں اطلاع دی گئی وہ مع چند گھر کی مستورات کے آپ کی چارپائی کے پاس آکر زمین پر بیٹھ گئیں ۔اس وقت ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب لاہوری نے آپ کی چھاتی میں پستان کے پاس انجکشن یعنی دوائی کی پچکاری کی جس سے وہ جگہ کچھ اُبھر آئی مگر کچھ افاقہ محسوس نہ ہوا بلکہ بعض لوگوں نے بُرا منایا کہ اس حالت میں آپ کو کیوں یہ تکلیف دی گئی ہے۔ تھوڑی دیر تک غرغرہ کا سلسلہ جاری رہا اور ہر آن سانسوں کے درمیان کا وقفہ لمبا ہوتا گیا حتّٰی کہ آپ نے ایک لمبا سانس لیا اور آپ کی روح رفیق اعلیٰ کی طرف پرواز کر گئی۔**اللھم صل علیہ و علیٰ مطاعہ محمدؐ و بارک وسلم ۔**

خاکسار نے والدہ صاحبہ کی یہ روایت جو شروع میں درج کی گئی ہے جب دوبارہ والدہ صاحبہ کے پاس برائے تصدیق بیان کی اور حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے ۔اور میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالبًا ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے ۔اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپکے پاؤں دبانے کے لئے بیٹھ گئی۔تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا تم اب

سو جاؤ۔ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے اسلئے میں نے چار پائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اُٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہوگیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چار پائی پر گر گئے اور آپ کا سر چار پائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہوگئی۔ اس پر میں نے گھبرا کر کہا ''اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے'' تو آپ نے فرمایا ''یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا'' خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کیا آپ سمجھ گئی تھیں کہ حضرت صاحب کا کیا منشاء ہے؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا ''ہاں'' والدہ صاحبہ نے یہ بھی فرمایا کہ جب حالت خراب ہوئی اور ضعف بہت ہوگیا تو میں نے کہا مولوی صاحب (حضرت مولوی نورالدین صاحب) کو بلالیں؟ آپ نے فرمایا بلالو نیز فرمایا محمود کو جگالو۔ پھر میں نے پوچھا محمد علی خان یعنی نواب صاحب کو بلالوں؟ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ حضرت صاحب نے اس کا کچھ جواب دیا، یا نہیں اور دیا تو کیا دیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ مرض موت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سخت کرب تھا اور نہایت درجہ بے چینی اور گھبراہٹ اور تکلیف کی حالت تھی اور ہم نے دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود کا بھی بوقت وفات قریباً ایسا ہی حال تھا۔ یہ بات ناواقف لوگوں کے لئے موجب تعجب ہو گی کیونکہ دوسری طرف وہ یہ سنتے اور دیکھتے ہیں کہ صوفیا اور اولیاء کی وفات نہایت اطمینان اور سکون کی حالت میں ہوتی ہے۔ سو دراصل بات یہ ہے کہ نبی جب فوت ہونے لگتا ہے تو اپنی امت کے متعلق اپنی تمام ذمہ داریاں اس کے سامنے ہوتی ہیں اور ان کے مستقبل کا فکر مزید برآں اسکے دامن گیر ہوتا ہے۔ تمام دنیا سے بڑھ کر اس بات کو نبی جانتا اور سمجھتا ہے کہ موت ایک دروازہ ہے جس سے گذر کر انسان نے خدا کے سامنے کھڑا ہونا ہے پس موت کی آمد جہاں اس لحاظ سے اس کو مسرور کرتی ہے کہ وصال محبوب کا وقت قریب آن پہنچا ہے وہاں اس کی عظیم الشان ذمہ داریوں کا احساس اور اپنی امت کے متعلق آئندہ کا فکر اسے غیر معمولی کرب میں مبتلا کر دیتے ہیں مگر صوفیا اور اولیاء ان فکروں سے آزاد ہوتے ہیں۔ ان پر صرف ان

کے نفس کا بار ہوتا ہے مگر نبیوں پر ہزاروں لاکھوں کروڑوں انسانوں کا بار۔ پس فرق ظاہر ہے

(اس روایت میں حضرت والدہ صاحبہ نے جو یہ بیان کیا ہے کہ ان کی گھبراہٹ کے اظہار پر حضرت مسیح موعودؑ نے یہ فرمایا کہ ''یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔'' اس کے متعلق میں نے حضرت والدہ صاحبہ سے دریافت کیا تھا کہ اس سے کیا مراد ہے جس پر انہوں نے فرمایا کہ حضرت صاحب کی یہ مراد تھی کہ جیسا کہ میں کہا کرتا تھا کہ میری وفات کا وقت قریب ہے۔ سو اب یہ وہی موعود وقت آ گیا ہے اور والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ان الفاظ میں گویا حضرت صاحب نے مجھے ایک رنگ میں تسلی دی تھی کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ یہ وہی مقدر وقت ہے جس کے متعلق میں خدا سے علم پا کر ذکر کیا کرتا تھا اور جس طرح خدا کا یہ وعدہ پورا ہو رہا ہے۔ اسی طرح خدا کے دوسرے وعدے بھی جو میرے بعد خدائی نصرت وغیرہ کے متعلق ہیں۔ پورے ہوں گے اور خدا تم سب کا خود کفیل ہوگا۔ نیز حضرت والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ حضرت صاحب کو اسہال کی شکایت اکثر ہو جایا کرتی تھی۔ جس سے بعض اوقات بہت کمزوری ہو جاتی تھی .... اور آپ اسی بیماری سے فوت ہوئے۔)

﴿13﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جن ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ الوصیت لکھ رہے تھے ایک دفعہ جب آپ شریف (یعنی میرے چھوٹے بھائی عزیزم مرزا شریف احمدؐ) کے مکان کے صحن میں ٹہل رہے تھے۔ آپ نے مجھ سے کہا کہ مولوی محمدؐ علی سے ایک انگریز نے دریافت کیا تھا کہ جس طرح بڑے آدمی اپنا جانشین مقرر کیا کرتے ہیں مرزا صاحب نے بھی کوئی جانشین مقرر کیا ہے یا نہیں؟ اس کے بعد آپ فرمانے لگے تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا میں محمود (خلیفۃ المسیح ثانی) کو لکھ دوں یا فرمایا مقرر کر دوں؟ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں میں نے کہا کہ جس طرح آپ مناسب سمجھیں کریں۔

﴿14﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ ہماری جماعت میں تین قسم کے لوگ ہیں ایک تو وہ ہیں جن کو دنیوی شان و شوکت کا خیال ہے کہ محکمے ہوں، دفاتر ہوں، بڑی بڑی عمارتیں ہوں وغیرہ وغیرہ۔ دوسرے وہ ہیں جو کسی بڑے آدمی مثلاً